www.emarsiya.com

تاثیرِ شیرِ مادر

فرہادِ طبع مدحتِ شیریں کلام کر
کوہِ سخن کو تیشۂ ایمان سے رام کر
عشاقِ تشنگاں میں بلند اپنا نام کر
نذرِ امام نہرِ درود و سلام کر
سیراب ہو جو بزم عقیدت کے شیر سے
نہرِ لبن ملے تجھے خمِ غدیر سے
1

خمِ غدیر منبعِ دریائے خیر ہے
خمِ غدیر قدسیوں کی جائے سیر ہے
خمِ غدیر خوبیٔ بختِ زہیرؓ ہے
خمِ غدیر وسعتِ مشکِ بریرؓ ہے
حاصل یہ کیف ہے مۓ خمِ غدیر کو
دم بھر میں نوجواں بنائی ہے پیر کو
2

جشنِ ولا کی دھوم ہے خمِ غدیر پر
حجاج کا ہجوم ہے خمِ غدیر پر
گرمی جو بالعموم ہے خمِ غدیر پر
فرحت اثر سموم ہے خمِ غدیر پر
شانِ علی عیاں ہے بیانِ رسولؐ سے
چشمے ابل رہے ہیں دہانِ رسولؐ سے
3

www.emarsiya.com

قلبِ رسولؐ شاد ہے خمِ غدیر پر
اسلام بامراد ہے خمِ غدیر پر
ایماں پر اعتماد ہے خمِ غدیر پر
اندیشۂ فساد ہے خمِ غدیر پر ۴
گھیرے ہے منکروں کو جو جبریلؑ کی سپاہ
منڈلاتی ہے سروں پہ ابابیل کی سپاہ

فرضِ رسولؐ ہوگیا پورا غدیر پر
حاسد نے جل کے منہ جو بسورا غدیر پر
جبریلؑ نے لعین کو گھورا غدیر پر
رنگِ سیاہ دل ہوا بھورا غدیر پر ۵
افشائے رازِ دل کا جو امکان ہوگیا
کافر بھی ڈر کے مارے مسلمان ہوگیا

ہر سمت غل ہے حیدرِ کرار زندہ باد
نعرہ سپاہ کا ہے کہ سردار زندہ باد
اسلام بولا مالک و مختار زندہ باد
منبر پکارنے لگا حقدار زندہ باد ۶
منہ جس نے جیسا کھولا ہے بزمِ غدیر میں
دودھ اسکی ماں کا بولا ہے بزمِ غدیر میں

دنیا میں بھیجتا ہے جو ذی روح کو خدا
مادر کا شیر بنتا ہے مولود کی غذا
بچے کے ہر مرض کی یہی شیر ہے دوا
طفل و جوان و پیر کا ہے شیر آسرا ۷
اپنی صلاحیت کو جتاتا ہے عمر بھر
تاثیر ماں کا شیر دکھاتا ہے عمر بھر

www.emarsiya.com

کردار کرتے رہتے ہیں یہ راز آشکار
کوئی حقیقت اپنی چھپاتا رہے ہزار
کتنا بھی بزمِ زیست میں حاصل کرے وقار ۱۲
رنگ اپنا ماں کا دودھ دکھاتا ہے بار بار
ماں کا اثر لیے ہوئے دلبند نوحؑ کا
طوفاں میں غرق ہوگیا فرزند نوحؑ کا

تھے مومنین حضرتِ موسیٰ کے والدین
ایماں چھپائے رہتے تھے اپنا بزیب وزین
پہنچا جواں کو بحکمِ خداوند مشرقین ۱۳
دریا میں چھوڑ آئے وہ صندوقِ نورِ عین
پانی سے کوئی فیض نہ پاتا تھا شیرخوار
اپنا انگوٹھا چوستا جاتا تھا شیرخوار

صندوق پر پڑی زنِ فرعون کی نظر
دریائے نیل سے اسے منگوایا اپنے گھر ۱۴
مسرور آسیہؑ ہوئیں بچےؑ کو دیکھ کر
بولیں مجھے بھی دیدیا تقدیر نے پسر
یہ کیوں کہوں کہ غیر کا نورِ نظر ہے یہ
پالونگی میں اسے مرا لختِ جگر ہے یہ

فرعون دیکھکر ہوا گرویدۂ جمال
بولا یہ شیرخوار ہے بے شک ہمارا لال
ہاں پال آسیہ اسے بیٹا سمجھ کے پال ۱۵
پیچیدہ تھا رضاعتِ مولود کا سوال
احسان غیر کا نہ لیا شیرخوار نے
اپنی ہی ماں کا دودھ پیا شیرخوار نے

www.emarsiya.com

8
پڑتا ہے ماں کے دودھ کا اولاد پر اثر
بن جاتا ہے شغال کوئی کوئی شیرِ نر
نسلوں میں باقی رہتے ہیں آثارِ خیر و شر
آجاتی ہے کہیں نہ کہیں اصلیت نظر
توقیر ہوتی ہے کہیں تحقیر دودھ کی
چھپتی نہیں چھپانے سے تاثیر دودھ کی

9
گھوڑی پہ ایک مردِ مسافر سوار تھا
خوش ذات خوش صفات تھی ایسی وہ بادپا
جو دیکھتا وہ کرتا تھا تعریف برملا
پانی کسی مقام پہ رستے میں آگیا
پانی پیا جو تشنہ دہانی میں بیٹھ کر
لٹیا ڈبو دی گھوڑی نے پانی میں بیٹھ کر

10
اہلِ نظر سوار سے کرنے لگے سوال
ہر رخ سے دیکھنے میں تو ہے اپنی خود مثال
لیکن تمہاری گھوڑی نے کیا کیا کمال
پانی میں بیٹھ کر اسے اٹھنا ہوا محال
حیوانِ بے زبان کی جو نیت بدل گئی
حیرت ہے کیسے گھوڑی کی فطرت بدل گئی

11
اسلام کیا سوار مسافر نے یہ بیاں
اے صاحبو! درست ہے یہ آپ کا گماں
نانی مری تھی اس کی جو پیدا ہوئی تھی ماں
ماں اس کی دودھ بھینس کا پی کر ہوئی جواں
بیٹی کو ماں کے دودھ سے نسبت ہے بھینس کی
پانی میں بیٹھ جائے یہ فطرت ہے بھینس کی

www.emarsiya.com

کردار کرتے رہتے ہیں یہ راز آشکار
کوئی حقیقت اپنی چھپا تا رہے ہزار
۱۲ کتنا بھی بزم زیست میں حاصل کرے وقار
رنگ اپنا ماں کا دودھ دکھاتا ہے بار بار
ماں کا اثر لیے ہوئے دلبند نوحؑ کا
طوفاں میں غرق ہو گیا فرزند نوحؑ کا

تھے مومنین حضرتِ موسیٰ کے والدین
ایماں چھپائے رہتے تھے اپنا بزیب وزین
۱۳ پہنچا جواں کو حکمِ خداوند مشرقین
دریا میں چھوڑ آئے وہ صندوقِ نورِ عین
پانی سے کوئی فیض نہ پاتا تھا شیر خوار
اپنا انگوٹھا چوستا جاتا تھا شیر خوار

صندوق پر پڑی زنِ فرعون کی نظر
دریائے نیل سے اسے منگوایا اپنے گھر
۱۴ مسرور آسیہؑ ہوئیں بچے کو دیکھ کر
بولیں مجھے بھی دیدیا تقدیر نے پسر
یہ کیوں کہوں کہ غیر کا نورِ نظر ہے یہ
پالونگی میں اسے مرا لختِ جگر ہے یہ

فرعون دیکھکر ہوا اگرویدۂ جمال
بولا یہ شیر خوار ہے بے شک ہمارا لال
۱۵ ہاں پال آسیہ اسے بیٹا سمجھ کے پال
پیچیدہ تھا رضاعتِ مولود کا سوال
احسان غیر کا نہ لیا شیر خوار نے
اپنی ہی ماں کا دودھ پیا شیر خوار نے

www.emarsiya.com

بے شبہ شیرِ مادرِ موسیٰ عظیم تھا
مولود بھی رسولِؐ خدائے کریم تھا
ہوتا تھا ہمکلام خدا سے کلیم تھا ١٦
عمراں کا لال ایسا ذکی و فہیم تھا
رکھ لی تھی اپنے منہ میں جو آگ امتحان کی
اللہ کو پسند تھی لکنت زبان کی

تاثیرِ شیرِ بنتِ اسد ہے عظیم تر
معجز بیاں، زبانِ خدا بن گیا پسر ١٧
عمران ہی تھے حیدرِ کرّار کے پدر
غالب ہے کنیت ابوطالب کے نام پر
ان کا لہو پسر کی رگوں میں مچلتا ہے
نام علی سے اب بھی زمانہ دہلتا ہے

عمراں کے لال کا جو عصا اژدہا بنا
جادوگروں کے سانپ نگلتا چلا گیا ١٨
موسیٰ ڈرے زمین سے اٹھاتے ہوئے عصا
آیا جو دلبرِ ابوطالب تک اژدہا
اس اژدہے کو شیر دیا شیرخوار نے
مادر کو حقِ شیر دیا شیرخوار نے

موسیٰ کو کبریا نے دیا مرتبہ بڑا
لیکن جنابِ خضرؑ سے جب واسطہ پڑا
موسیٰ کے صبر و ضبط کا تھا امتحاں کڑا ١٩
جو عہد تھا نہ اس پہ کلیمِ خدا اڑا
موسیٰ کو لاکھ غیب کے جلوے دکھائے خضرؑ
بنتِ اسد کا لاڈلا ہے رہنمائے خضرؑ

www.emarsiya.com

آفاق میں جو نورِ خدا کا ہوا ظہور
آغوشِ آمنہؑ بنی گہوارۂ حضورؐ
۲۰ خدمت گزارِ خاص تھے جبریلِ ذیشعور
اللہ نے ازل سے جو رکھا تھا رجس دور
ہو کر یتیم جد کے چہیتے رہے جناب
دو سال شیرِ والدہ پیتے رہے جناب

بعدِ وفاتِ والدہ تھا قلب مرتعش
آغوشِ مادری کی میسر نہ تھی تپش
۲۱ جد نے جو دیکھی خادمہ کے پیار میں کشش
بخشا گیا حلیمہؓ کو اعزازِ پرورش
پانی پلایا۔ کھانا کھلایا۔ حلیمہؓ نے
یہ ہے غلط کہ دودھ پلایا۔ حلیمہؓ نے

ایک اور ماں کے دودھ کی تاثیر دیکھئے
عالی دل و دماغ کی تعمیر دیکھئے
۲۲ اسماءؓ کا اوج۔ بیٹے کی توقیر دیکھئے
اس طور سے بدلتی ہے تقدیر دیکھئے
اعزازِ بے حد۔ ابن ابی بکر کو ملے
مولاؑ محمدؓ ابنِ ابوبکر کو ملے

پیشِ نگاہ معرکہ صفین کا ہے اب
فرما رہے ہیں بیٹے سے نفسِ رسولِؐ رب
۲۳ جاؤ کرو جہاد۔ تساہل ہے بے سبب
گویا محمدِؓ حنفی ہیں بصد ادب
تیروں کی ہو رہی ہے جو برسات باباجان
حائل جہاد میں ہیں یہ حالات باباجان

www.emarsiya.com

فرماتے ہیں جلال میں یوں شیرِ ذوالجلال
تو ہو رہا ہے تیروں کی برسات سے نڈھال
۲۴ بھیجوں اگر حسینؑ و حسنؑ کو پئے جدال
ہرگز نہ ایسا عذر کریں فاطمہؑ کے لال
تاثیر کر رہا ہے عیاں شیرِ والدہ
کھلوا رہا ہے تیری زباں شیرِ والدہ

میں نے پیا ہے فاطمہؓ بنتِ اسد کا شیر
قطرات آبِ سرد ہیں میرے لیے یہ تیر
۲۵ اب سیکھ میری جنگ کا اندازِ دلپذیر
غالب نہ ہوگا مجھ پہ کبھی لشکرِ کثیر
کوئی سوار زندہ نہ جائیگا زمین پر
اب دیکھ ہو گی خون کی بارش زمین پر

یہ کہہ کے حملہ ور ہوئے خود شاہِ ذوالفقار
پہنچے سوئے یمیں تو کبھی جانبِ یسار
۲۶ مانندِ برق کوندتی تھی تیغ شعلہ بار
پیدل کچل کچل کے مرے کٹ گئے سوار
روحوں سے دامنِ ملک الموت بھر دیا
لاشوں سے پُر جہاد کا میدان کر دیا

جب فاتحانہ جھومتے آئے ابوتراب
جا کر محمدِؓ حنفی سے کیا خطاب
۲۷ بوڑھے کی جنگ دیکھ لی اے پیکرِ شباب
جیدار اکیلا ہوتا ہے اس طرح فتحیاب
خونخوار دل میں جا کے جو دِل پر سکون تھا
بنتِ اسد کا دودھ تھا، عمران کا خون تھا

www.emarsiya.com

دشمن معاویہ تھا جو عمراں کے لال کا
اس کو خدا کا خوف نہ پاسِ رسولؐ تھا
۲۸ قرآن اٹھا کے روکتا تھا جنگ، پُر دغا
تحریرِ صلح دے کے حسنؑ کو مکر گیا
ہندہ نے حمزہؓ کا جو کلیجہ چبایا تھا
بیٹے کو اپنے مکر کا پتلا بنایا تھا

پیتا رہا تھا ھندہ جگر خوارہ کا جو شیر
کھانے سے سیر ہوتا نہ تھا حرص کا اسیر
۲۹ جب مر گیا معاویہ، مکّار و بے ضمیر
اس کا یزید بیٹا بنا شام کا امیر
ظاہر اثر جو شیرِ جگر خوارہ کر گیا
ظالم یزید ظلم کی حد سے گزر گیا

عبداللہؓ ابن عامرؓ مومن کی لاڈلی
مشہور ہند عاشقِ آلِ رسولؐ تھی
۳۰ کچھ دن مدینے خدمتِ شبیرؑ میں رہی
آخر بنی دمشق میں زوجہ یزید کی
اس ہند کا بھی نورِ نظر تھا معاویہ
ابنِ معاویہ کا پسر تھا معاویہ

دونوں معاویہ میں تھا ارض و سما کا فرق
دادا جو کشتِ حرص تھا پوتا تھا اس پہ برق
۳۱ دادا کے دل میں تھی ہوسِ فتحِ غرب و شرق
پوتا تھا بحرِ الفتِ آلِ نبیؐ میں غرق
دادا شکم پری کی تھا حسرت لیے ہوئے
پوتا تھا دل میں خواہشِ جنت لیے ہوئے

www.emarsiya.com

۳۲

دادا کے دل میں تھا اسدؑ اللہ سے عناد
پوتا لگاتا نعرہ ۔ یداللہ زندہ باد
دادا جو کرتا تھا کبھی اپنے بڑوں کو یاد
پوتا یہ کہتا او دشمنِ اسلام نامراد
دادا کی رال گرتی تھی دنیا کے مال پر
پوتے کا دل نثار تھا قرآن و آل پر

۳۳

دادا کا دل جو مستِ مئے اقتدار تھا
پوتا حلیم طبع ۔ ترحّم شعار تھا
دادا کے ساتھ جو بھی تھا مطلب کا یار تھا
پوتے کا سائباں کرم کردگار تھا
دادا کو ذوالفقار ڈراتی تھی رات بھر
پوتے کو حبِ آلؑ سلاتی تھی رات بھر

۳۴

دادا نہ رکھتا تھا جو فضیلت پر اعتقاد
پوتے کا تھا رسولؐ و رسالت پر اعتقاد
دادا کا تھا نہ روزِ قیامت پر اعتقاد
پوتے کا تھا شفیع و شفاعت پر اعتقاد
دادا کو بغض تھا شہِ بدر و حنین سے
پوتے کو تھا لگاؤ حسنؑ سے حسینؑ سے

۳۵

تاثیر تھی یہ ہند کے پاکیزہ شیر کی
بیٹے کو اس کے الفتِ آلؑ نبیؐ ملی
جب مر گیا یزیدِ ستمگار و لعنتی
آیا معاویہ کے لیے تاجِ خسروی
ٹھکرا کے تاج و تختِ حکومت معاویہ
کرنے لگا یزید پہ لعنت ، معاویہ

www.emarsiya.com

بولا یہ تخت و تاج ہے زین العباؑ کا حق
مجھ کو نہیں حکومتِ دینِ خدا کا حق
چھینا گیا جو ظلم سے خیبر کشا کا حق ۳۶
ناحق دبا لیا گیا خیر النساء کا حق
ناحق بہا ہے خونِ شہیدانِ کربلا
حقدارِ تخت و تاج تھا سلطانِ کربلا

اقدام میرے دادا کا مطلق نہ تھا درست
دادا کے بعد باپ کا بھی حق نہ تھا درست
نیزوں پہ سر پھرے جو معلق نہ تھا درست ۳۷
کوئی بھی فعلِ جاہل و احمق نہ تھا درست
پابندِ شرع میرے پدر کا عمل نہ تھا
کیا تھا اگر دماغ میں اس کے خلل نہ تھا

ایسا کیا شراب نے اسکو ذلیل و خوار
ہوش و حواس گم ہوئے رخصت ہوا قرار
کھڈ میں گرا جو کوہ کی چوٹی سے شرمسار ۳۸
غسل و کفن ملا نہ میسر ہوا مزار
پتھر پہ چور چور ہے میت سڑی ہوئی
ہنستی ہے عبرت اسکے سرہانے کھڑی ہوئی

مجھ کو یہ اقتدار یہ حشمت نہیں قبول
لوٹی ہوئی غریبوں کی دولت نہیں قبول
ہرگز یہ تاج و تختِ حکومت نہیں قبول ۳۹
اللہ و مصطفٰےؐ سے بغاوت نہیں قبول
تقریرِ حق نما تھی جو روشن ضمیر کی
تاثیر تھی یہ ہند کے پاکیزہ شیر کی

www.emarsiya.com

پردہ منافقت سے اٹھایا جو برملا
پوتا معاویہ کا نظر بند ہو گیا ۴۰
گمنام، قید خانے سے جنت میں جا بسا
پوتا علیؑ کا آ کے سرِ دشتِ کربلا
ششماہہ، تشنہ کام، دل آرام بن گیا
خون اس کا غازۂ رخِ اسلام بن گیا

پوتا معاویہ کا رہا مدتوں اسیر
پوتا علیؑ کا آپ ہے مختارِ دار و گیر ۴۱
پوتا معاویہ کا جو ہے اپنی خود نظیر
پوتا علی کا بن گیا اللہ کا سفیر
پوتا معاویہ کا پس پردہ آج ہے
پوتا علیؑ کا شاہِ شہیداں کا تاج ہے

پوتا علیؑ کا جانِ پدر، مرتضیٰ جمال
ششماہہ شیر خوار، اولوالعزم، خورد سال ۴۲
ہو گا یہ نونہال جو اپنے لہو سے لال
کر دیگا دینِ ختمِ رسالت کو لازوال
روشن کریگا نام رسالتؐ مآب کا
باچھوں میں اس کی دودھ ہے ام رباب کا

شیرِ صمد کا خون بھی اسکی رگوں میں ہے
بابا کا جد کا خون بھی اسکی رگوں میں ہے ۴۳
بنتِؑ اسد کا خون بھی اسکی رگوں میں ہے
علم و خرد کا خون بھی اسکی رگوں میں ہے
ڈنکا بجیگا خلق میں جنگِ صغیر کا
امِ رباب پائیگی حق اپنے شیر کا

www.emarsiya.com

کیسا حسین لال ملا ہے حسینؑ کو
مقصود بے سوال ملا ہے حسینؑ کو
۴۴
نادر جو نونہال ملا ہے حسینؑ کو
اعزازِ بے مثال ملا ہے حسینؑ کو
اصغرؑ ہے آبروئے چمنِ بو ترابؑ کی
طفلی نہیں یہ لاج ہے شیب و شباب کی

جانِ بہار پھول ملا ہے حسینؑ کو
سرمایۂ اصول ملا ہے حسینؑ کو
۴۵
عزمِ دلِ رسول ملا ہے حسینؑ کو
حیراں کُنِ عقول ملا ہے حسینؑ کو
بے تیغ جو لڑے وہ مجاہد ہے یہ صغیر
مشہود ہیں شہادتیں شاہد ہے یہ صغیر

یہ شیر خوار، شیرِ الٰہی کا شیر ہے
یہ شیر خوار باپ کا دل ہے دلیر ہے
۴۶
یہ شیر خوار تشنہ لبی میں بھی سیر ہے
یہ شیر خوار کفر کی قسمت کا پھیر ہے
حقانیت ہے ہدیۂ معصومیت ہے یہ
ظالم کی موت حربۂ مظلومیت ہے یہ

اصغرؑ ہے نام قوتِ قلبِ حسینؑ کا
اصغرؑ ہے حوصلہ شہِ بدر و حنینؑ کا
۴۷
اصغرؑ کی سمت خم ہے جو سر مشرقین کا
اصغرؑ نما حصار ہے یہ قبلتین کا
اصغرؑ نما حق میں قصرِ مودت کی کنجیاں
اصغرؑ کی مٹھیوں میں ہیں جنت کی کنجیاں

www.emarsiya.com

اصغرؑ کی کم سنی ہے جگرداریِ شباب
اصغرؑ نے کر دیا ہے منافق کو بے نقاب ۴۸
اصغرؑ کے آگے طالبِ بیعت ہے لاجواب
اصغرؑ نے چھینی کفر سے اسلام کی کتاب
اصغرؑ نے رنگ زرد کیا روسیاہ کا
اصغرؑ نے طرّہ نوچ لیا کجکلاہ کا

اصغرؑ خلاصۂ کتبِ ظلم وجود ہے
اصغرؑ سے شرمسار امیہؔ کا دور ہے ۴۹
اصغرؑ سا اور ہو گا نہ اب کوئی اور ہے
اصغرؑ کا شاہکار ابھی زیرِ غور ہے
ہو گا اہم شہادتِ اصغرؑ کا فیصلہ
محفوظ ہے عدالتِ محشر کا فیصلہ

اس طفلِ شیرخوار کے تیور کو دیکھئے
چھایا ہوا دلوں پہ دلاور کو دیکھئے ۵۰
گہوارے میں جو حیدرِ صفدر کو دیکھئے
آغوش میں حسینؑ کی اصغرؑ کو دیکھئے
بے طرح ابنِ سعد کا دل بے قرار ہے
آمادۂ فرار ہے جو بھی سوار ہے

قطعِ کلامِ شاہِ امم کا جو ہے خیال
پیکاں کی زد میں آنے کو ہے فاطمہ کا لال ۵۱
ہر چیز بھوک پیاس سے بے شیر ہے نڈھال
حلقِ پدر کی ڈھال بنا ہے یہ خورد سال
گردن چھدی، نکل گیا دم، نورِ عین کا
ساکت ہوا دھڑکتا ہوا دل حسینؑ کا

www.emarsiya.com

۵۲

دل نے تصورات میں مولاؑ سے یوں کہا
معصوم کو جو شیر میسر نہ آب تھا
جھولے میں بھوکے پیاسے کو آتی اگر قضا
ہوتا نہ یوں فگار دلِ امِّ رباب کا
موت اپنی مر کے قبر میں سوتا وہ شیر خوار
دو مرتبہ شہید نہ ہوتا وہ شیر خوار

۵۳

مولاؑ نے مضطرب کو عطا کر دیا جواب
بے جا ہے یہ ملال یہ گریہ یہ اضطراب
پژمردہ تشنگی سے تھا ہر چند وہ گلاب
نذرانۂ الٰہ تھا لیکن دلِ ربابؑ
اصغرؑ کی ننھی جان امانت خدا کی تھی
میں نے وہی کیا جو مشیت خدا کی تھی

۵۴

پیشِ خدا حسینؑ کا ہدیہ تھا شیر خوار
معراجِ نظم و ضبط کا زینہ تھا شیر خوار
فتحِ حسینیتؑ کا ذریعہ تھا شیر خوار
منہ پر یزیدیت کے طمانچہ تھا شیر خوار
مظلومیت سے فرقۂ ظالم پہ چھا گیا
معصومیت سے دانشِ عالم پہ چھا گیا

۵۵

اصغرؑ نے کم سنی میں کیا ہے عظیم کام
اصغرؑ نے بخشا عظمتِ اسلام کو دوام
طفل و جوان و پیر سے اصغرؑ سا سن کے نام
مفلوج ہو کے رہ گئی عقلِ امیرِ شام
یہ معجزہ دکھایا سرِ شیر خوار نے
مغرور سر جھکایا سرِ شیر خوار نے

www.emarsiya.com

ہو کر اسیر کوفے جو اصغرؑ کی ماں چلی
بیٹھی تھی بے کجاوہ شتر پر بندھی ہوئی ۵۶
مل جاتی چند روز جو اصغرؑ کو زندگی
اُم رباب کیسے پسر کو سنبھالتی
گر پڑتا راہ میں تو کچل دیتے نابکار
سوکھی کلی کی طرح مسل دیتے نابکار

کیسے رباب دیکھتی یہ حشر کا سماں
بچے کے ساتھ آپ بھی گر پڑتی نیم جاں ۵۷
قربان اپنے لال پہ ہوتی وہ ناتواں
بڑھ جاتی اور آگے یہ غمگین داستاں
اپنے شتر سے گرتا مجاہد بھی راہ میں
دم توڑ دیتا کرب سے عابدؑ بھی راہ میں

ہر دم رہا جو اصغرؑ مظلوم کا خیال
اُم رباب غم سے ہمیشہ رہی نڈھال ۵۸
سایہ میں بیٹھتی ہی نہ تھی وہ شکستہ حال
سجادؑ نے اٹھانا جو چاہا بصد ملال
اصغرؑ کو اپنے دل سے لگانے چلی گئی
نہرِ لبن پہ دودھ پلانے چلی گئی

بعد وفات آئیں جو پرسے کو بی بیاں
زینبؑ نے یوں سنائی انہیں غم کی داستاں ۵۹
اُم رباب یاد پسر میں رہیں تپاں
رہتی تھیں صحن خانہ میں ہر دم وہ ناتواں
اصغرؑ کہاں ہو، آؤ۔ یہ نوحہ سناتی تھیں
روتی تھیں زار زار، ہمیں بھی رلاتی تھیں۔

www.emarsiya.com

اصغرؑ کا جھولا رکھی تھیں امِ رباب پاس
چھوٹی سی ایک گٹھری میں اصغرؑ کا تھا لباس ٦٠
اصغرؑ کو پیار کرنے کی باقی نہ تھی جو آس
کرتوں کو چومتی تھیں مکرّر بدرد و یاس
جھولے میں گٹھری رکھ کے جو ڈوری ہلاتی تھیں
سو جاؤ میرے لال یہ لوری سناتی تھیں

اکثر رباب کرتی تھیں یہ دلخراش بین
اصغرؑ کو لے گئے تھے جو گہوارے سے حسینؑ ٦١
سمجھی تھی پانی پی کے اب آئیگا نورِ عین
لیکن اجل نے چھین لیا میرے دل کا چین
دفنا کے شیر خوار کو شاہِ امامؑ آئے
اصغرؑ کا خون چہرے پہ مل کر امامؑ آئے

مرقد میں محوِ خواب تھا وہ میرا گلعذار
آمادہ ظلم پر ہوا ملعون و بدشعار ٦٢
کھدوایا ابنِ سعدؔ نے معصوم کا مزار
نیزے پہ سربلند ہوا طفلِ شیرخوار
جب دیکھی تھی خشک لبِ نونہال کو
میں دودھ بخش دیتی تھی پھر اپنے لال کو

ہوگا ظہور، حجّتِ قائم کا جب ظہور
لینگے قصاصِ خونِ شہیدانِ بے قصور ٦٣
اصغرؑ کا نام سن کے تڑپ جائینگے حضور
رکھینگے حرملہ کو نگاہِ کرم سے دور
فرمائینگے کہ فرقۂ اظلم میں پھینک دو
فوراً اسے اٹھا کے جہنم میں پھینک دو